اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَۃً (پ۹ الاعراف ۲۰۵)

ترجمہ: اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو زاری اور ڈر سے۔ ﴿کنزالایمان﴾

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

عُلَماء فرماتے ہیں کہ اللہ کا ذکر شہادت فی سبیلِ اللہ اور جہاد سے بھی افضل ہے۔ کیونکہ جہاد اور شہادت والا جنت پاتا ہے اور اللہ کے ذکر والا رب تعالیٰ کی ہمنشینی۔ حدیثِ قُدسی میں ہے کہ میں اپنے ذاکرین کا جَلیس (یعنی) ہمنشین ہوں۔ (اور) رب کا شُہود (یعنی مُشاہدہ) جنت کے حُصول سے افضل ہے۔ (رُوحُ الْبَیَان)

لہٰذا غازی، مُجاہد کو چاہیے کہ ہاتھ میں تلوار، بندوق وغیرہ رکھے (اور) منہ میں ذکرُاللہ۔ شہید کو چاہیے کہ اللہ کے ذکر میں جامِ شہادت نوش کرے۔

(کاش! بوقتِ موت ہماری زبانوں پر بھی اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکرِ پاک ہو اور ہمیں دیدارِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نصیب ہو۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے) ؎




نامِ نامی رہے اُن کا وِرْدِ زباں ، ذکر ہوتا رہے سانس چلتا رہے
آخری وقت ہو اُن کے قدموں میں سر دید ہوتی رہے دَم نکلتا رہے

مزید فرماتے ہیں: ذِکْرُاللہ حضورِ قَلْب کے ساتھ چاہیے، غافِل دل کا ذکر گویا درخت بے پھل ہے۔(اور) ذکر کے وقْت عاجزی زاری، خُشوع خُضوع چاہیے۔دل میں تکبر و غُرور نہ ہو کہ ہم بڑے ذاکر شاغِل ہیں۔ [1]

مُفسرِ قرآن عَلّامہ غلام رسول سعیدی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ مذکورہ آیت کے تَحْت فرماتے ہیں:

ذِکْر فِیْ نَفْسِہٖ سے مُراد یہ ہے کہ جن اذکار کا وہ زبان سے ذکر کر رہا ہے۔اُن کے معانی سے واقِف ہو، اور اُس کا دل ذکر کے معانی کی طرف مُتَوَجِّہ ہو اور اُس کا ذِہْن اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جَلالت میں ڈوبا ہُوا ہو، کیونکہ اگر وہ خالی زبان سے ذکر کرے اور دل سے اُس کے معنٰی کے تصور، اُس کی یاد اور خُضوع اور خُشوع سے خالی ہو تو وہ ذکر بے سُود ہے، بلکہ بعض عُلَماء نے ذکر کیا ہے کہ ایسے ذکر سے کوئی ثواب نہیں ملتا۔ [2]

غافِل کا ذکر بے اَثَر ہوتا ہے

توجہ فرمائیے! ذِکْرُاللہ مَحْض تسبیح پھیرنے کا نہیں بلکہ یادِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ کا نام ہے اور یاد نِسیان (یعنی بھولنے) کا مُتضاد ہے۔اگر زبان پر تو ذکرِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ جاری ہو مگر قلْب و ذِہْن اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوں تو ایسا ذکر حقیقت میں ذکرِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ نہیں اور نہ ایسا ذکر دل کی بے قراری و بے چینی کو ختم کر سکتا ہے۔اور یہی معاملہ توبہ و استغفار کا ہے۔چُنانچہ

---

[1] تفسیرنعیمی ج ۹ ص ۴۷۷، ۴۷۸

[2] تبیان القرآن ج ۴ ص ۵۲۰، ۵۲۱

غفلت کے ساتھ اِستِغفَار اِستِغفَار نہیں

مُفَسِّرِقرآن علامہ ابوحیان محمد بن یوسف اندلسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

زبانی ذکر کی دل کے ساتھ مُوافقت ضروری ہے۔ ورنہ زبانی ذکر اور استغفار مُعْتَبَر نہیں۔ اور جو شخص اِس طرح استغفار کرے کہ اُس کا دل استغفار سے پھرا ہُوا ہے (یعنی غافل ہے) تو اُس کا وہ استغفار دوسرے استغفار کا محتاج ہوگا (یعنی غفلت کے ساتھ کیے جانے والے اُس استغفار سے بھی استغفار کرنا اُس کے لیے ضروری ہوگا)۔[1]

محترم بھائیو اور بزرگو! اِس سے معلوم ہُوا کہ بندہ جب ربِ تعالیٰ کے حُضور نماز ادا کرے یا توبہ و استغفار کرے، اُس کی بارگاہ میں دُعا کرے یا ذکر و اذکار میں مشغول ہو تو اُس کا دھیان اور توجہ اللہ تعالیٰ ہی کی جانب ہونی چاہیے۔ یاد رکھیے! مَحْض زبانی ذکر کرنے سے وہ برکتیں حاصل نہیں ہوتیں جو دل کی حُضوری کے ساتھ ذکر کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔

ذکرِ قلبی کے سات (7) فائدے

امام ابنِ کثیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نَقْل فرماتے ہیں کہ ذکرِ قلبی کی بدولت:

(۱) حق تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے (۲) حق تعالیٰ سے صحیح مَحبت ہوتی ہے۔

(۳) (دل میں) حیا کا جذبہ اُبھرتا ہے۔ (اور یہ)

[1] البحرالمحیط ج ۳ ص ۳۹۱ زیرِ آیت ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِم (پ۴ ال عمران ۱۳۵)

④ خوفِ خدا (جَلَّ جَلَالُہٗ) کے حُصول کا ذریعہ بنتا ہے۔

⑤ مُراقبہ کی طرف بلاتا ہے۔

⑥ (اللہ و رسول جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی) اطاعت میں کوتاہی سے روکتا ہے۔

⑦ گناہوں میں پڑنے کو ذِلّت کا سبب سمجھتا ہے۔

اور فقط زبانی ذکر اِن فوائد میں سے کسی فائدہ کا بھی مُوجب نہیں۔ اگرچہ زبانی ذکر کا بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ہوتا ہے، پس زبانی ذکر کا فائدہ کمزور ہے۔ [1]

قلبی ذکر افضل ذکر ہے

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

زبانی ذکر سے قلبی ذکر کو اِس لیے بُزرگی ہے کہ مرتے وقت کبھی زبان بند ہو جاتی ہے مگر دل بند نہیں ہوتا۔ جس کا دل ذاکر ہو وہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ ذکر پر ہی مرے گا نیز زبان باتیں کرنے اور سونے کی حالت میں ذکرِ الٰہی نہیں کر سکتی مگر ذاکر دل سوتے جاگتے، کھاتے پیتے ہر وقت اَللّٰہ اَللّٰہ کرتا ہے۔ بعضے قلبی ذاکر ایسے ہیں کہ جس مجلس سے گزر جائیں وہاں سب کو ذاکر بنا دیں بلکہ جہاں بیٹھ جائیں وہاں کا ذَرّہ ذَرّہ اور در و دِیوار ذاکر بن جائے۔ [2]

[1] تفسیر ابن کثیر ج ۶ ص ۴۳۳ زیرِ آیت تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِیْمًا ۝ (پ۲۲ الاحزاب ۴۴) [2] تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۷۱ زیرِ آیت فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ (پ۲ البقرۃ ۱۵۲)

شیطان کے وسوسے سے بچیں

محترم بھائیو اور بُزرگو! اگر کسی کے دل میں شیطان یہ وسوسہ ڈالے کہ تُو تو صرف زبانی جمع خرچ کرتا ہے، دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا۔ زبان پر تو تیرے اَللّٰہ اَللّٰہ جاری ہوتا ہے مگر دل غفلت میں مُبتَلا رہتا ہے، تو ایسے ذکر کا تجھے کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں ہوگا، تُو ایسے ہی بیکار محنت کر رہا ہے، لہٰذا یہ ذکر چھوڑ دے۔ تو اُس ملعون کی باتوں میں آ کر ہرگز ہرگز ذِکْرُاللّٰہ کو ترک مت کریں کہ وہ بدبخت تو یہی چاہتا ہے کہ ہماری غفلت میں اضافہ ہو، ہم رب تعالیٰ کی یاد سے بالکل محروم ہو جائیں۔ اگر اُس کے وسوسے کا شکار ہو کر ہم نے زبان سے بھی ذکرُ اللہ چھوڑ دیا تو اِس میں سَراسر ہمارا ہی نُقصان ہے۔ کہ اگر ہمارا دل یادِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ میں مشغول نہ بھی رَہا تو زبان تو اُس کے ذکر سے تَر رہتی ہے۔ اور جتنی دیر ہم زبان سے ذکرُ اللہ کرتے ہیں اُتنی دیر ہماری زبان لَغْو و بیہودہ باتوں سے محفوظ و مامون رہتی ہے۔ کیا یہ فائدہ نہیں؟

دروازے پر دستک

رسولِ کون و مکان، محبوبِ ربِّ رحمٰن جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے:

ذِکْرُ اللِّسَانِ لَقْلَقَةٌ [1] ترجمہ: زبان کا ذکر کھٹکھٹانا ہے۔

---

[1] مکتوبات حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ معروف بہ اَسرارِ حقیقی ص ۱۲

تو زبان کا ذکر بیکار کام نہیں بلکہ ربِّ رحیم ورحمٰن جَلَّ جَلَالُہٗ کے درِ رحمت کو کھٹکھٹانے کے مترادف ہے اور جو شخص بادشاہ کے دروازے پر مُسلسل دستک دیتا رہے تو ایک نہ ایک دن اُس کے لیے دروازہ کُھل ہی جاتا ہے۔

زبان کا ذکر گناہ مٹاتا ہے

مَجْمَعُ الْبَحْرَیْن سیِّدنا شیخ اسمٰعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نَقْل فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن فضل (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے ارشاد فرمایا:

زبان کا ذکر گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے اور دل کا ذکر قربِ خاص حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور یاد رکھنا دل کی شان ہے اور دل جسم کا حاکم ہے اور حق تعالیٰ کا قیدی (یعنی اُس کے قبضہ میں) ہے۔ [1]

ذِکر کے تین (3) مَراتِب

محترم بھائیو اور بُزرگو! یاد رکھیے! ذکر کے تین مرتبے ہیں:

(۱) زبان سے ذکر کرنا (۲) فکرِ قلبی (۳) مشاہدۂ روحی

مُفَسِّرِ قرآن سیِّدنا شیخ اسماعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ آیتِ مبارکہ "اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ (پ۴ اٰل عمران ۱۹۱) کے تحت ارشاد فرماتے ہیں:

[1] روح البیان ج ۵ ص ۱۸ زیرِ آیت اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّذَّکَّرُوْنَ ۝ (پ۱۴ النحل ۱۳)

اِس آیتِ مبارکہ میں ذکر اللہ کے عظیم ہونے کی طرف اشارہ ہے

اور ذکر کے تین مراتب کی طرف اشارہ ہے۔ پہلا مرتبہ زبانی ذکر کا ہے اور دوسرا مرتبہ دل کے ساتھ تفکّر ہے اور تیسرا مرتبہ روح کو معرفت کا حاصل ہونا ہے۔ کیونکہ زبان کا ذکر اُس ذاکر کو ذکرِ قلبی تک پہنچا دیتا ہے اور دل کا ذکر اللہ تعالیٰ کی قدرت میں تفکر کرنا ہے اور ذکرِ قلبی مقامِ رُوح تک پہنچا دیتا ہے، تو اس مرتبہ میں جا کر وہ حقائقِ اشیاء کو پہچان لیتا ہے اور حکمِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ کا اللہ کی مخلوق میں مُشاہدہ کرتا ہے۔ پس وہ مُشاہدہ کرنے کے بعد کہتا ہے" رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا "(یعنی اے رب! ہمارے تُو نے یہ بیکار نہ بنایا۔ پ۴ اٰل عمران ۱۹۱)۔ تو بندۂ مومن کے لیے یہی لائق ہے کہ وہ اپنے تمام احوال میں زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے تا کہ وہ اِس کے سبب سے ذکرِ قلبی تک پہنچ جائے پھر ذکرِ روح تک پہنچ جائے اور اُسے یقین و معرفت حاصل ہو جائے اور وہ جہالت کے اندھیرے سے چھٹکارا پا جائے اور نورِ معرفت سے منور ہو جائے۔ [1]

لہٰذا ہمیں زبان کے ذکر کو ترک نہیں کرنا بلکہ دل سے غفلت کو دُور کرنا ہے اور زبانی ذکر کو اِس غفلت کے دُور کرنے کا ذریعہ بنانا ہے تو ہم اِس کے لیے خوب محنت و کوشش کریں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں دُعا و التجا پیش کریں، اُس کے حُضور

[1] روح البیان ج ۲ ص ۱۴۶

گڑگڑائیں، اِنْ شاءَاللّٰہ تعالیٰ آج نہیں تو کل ضرور کرم ہوگا اور دل کی غفلت دُور ہو جائے گی۔

ع پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

جس نے کوشش کی اُس نے پالیا

اللہ رَبُّ الْعِزَّت کا ارشادِ بابرکت ہے:

وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ع ۝ (پ۲۱ العنکبوت ۶۹)

ترجَمہ: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم اُنہیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔ ﴿کنزُالْاِیمان﴾

شیطان کو دوست مت بنائیں

سیِّدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی نَقْل فرماتے ہیں کہ ایک مُرید نے سیِّدنا حضرت ابوعثمان مغربی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے عَرض کیا کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دل کی رَغبت کے بِغیر بھی میری زبان سے ذکرِ خدا جاری رہتا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا:

شُکْر کُن کہ یَک عُضْوِ تُرا
اَنْدَرِ خِدْمَتْ بُگُذَاشْتَہْ اَنْد

ترجَمہ: تُو (خدا تعالیٰ کا) شُکْر ادا کر کہ اُس نے تیرے ایک عُضْو کو اپنے کام میں مصروف رکھا ہے۔

یہ حکایت نَقْل کرنے کے بعد امامِ غزالی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡبَارِی فرماتے ہیں:

اب اِس مُعاملہ میں بھی شیطان فریب کاری کرتا ہے، وہ کہتا ہے کہ جب تیرا دل ذکرِ الٰہی (جَلَّ جَلَالُہٗ) میں مشغول نہیں تو زبان کو ذکر سے خاموش رکھ کہ ایسا ذکر بے ادبی ہے۔ شیطان کے اِس فریب کا جواب دینے میں تین قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ ہے جو شیطان کے اِس فریب پر کہتا ہے کہ تُو نے سچ کہا ہے، اب میں تجھے زِچ کرنے کے لیے دل کو بھی حاضر کرتا ہوں۔ یہ شخص شیطان کے زخموں پر نمک پاشی کرتا ہے۔ دوسرا وہ ظالم شخص ہے جو شیطان سے کہتا ہے کہ تُو نے ٹھیک کہا، جب دل حاضر نہیں ہے تو زبان ہلانے سے کیا فائدہ اور پھر وہ ذکر سے خاموش ہو گیا۔ یہ نادان سمجھتا ہے اُس نے عقْل کا کام کیا حالانکہ اُس نے شیطان کو اپنا دوست سمجھ کر اس کا کہنا مانا (اور یوں وہ غفلت کا شکار ہو گیا) تیسرا شخص (وہ ہے جو شیطان سے) کہتا ہے کہ اگر میں دل کو حاضر نہ کر سکا تب بھی زبان کو ذکر میں مصروف رکھنا خاموش رہنے (اور فضول گفتگو سے بچنے) سے بہتر ہے۔ اگرچہ دل لگا کر ذکر کرنا اِس طرح کے ذکر سے کہیں بہتر ہوتا ہے۔ جس طرح بادشاہی صَرَّافی (یعنی سونا بیچنے) اور جارُوب کشی (یعنی جھاڑو دینے) سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جس سے بادشاہی کا کام سرانجام نہ ہو سکے وہ صرافی کی بجائے جارُوب کشی اختیار کرے۔[1]

[1] کیمیائے سعادت رکن چہارم منجیات اصل اول توبہ ص ۶۶۲

محترم بھائیو اور بُزرگو! دینِ اسلام نے ہمیں رب تعالیٰ کی بندگی کا حکم دیا ہے اور اِس کے لیے ہم پر کئی ایک عبادات فرض کی ہیں اور یاد رکھیں کہ جُملہ عبادات کی روح یادِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ ہے۔

غور کیجیے! اگر ایک شخص عبادت میں تو مصروف رہے مگر اُس کا دل یادِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ سے سرشار نہ ہو تو اُسے جان لینا چاہیے کہ اُس نے عبادت نہیں بلکہ رسمِ عبادت ادا کی ہے۔ اگر وہ صحیح معنیٰ میں عبادت کرتا تو اُسے یادِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ کا ثمر ضرور حاصل ہوتا۔

ذرا سوچیے! اگر ایک شخص دنیا کا کوئی کام سرانجام دے اور اُسے اُس کا کوئی نتیجہ حاصل نہ ہو تو وہ اِس پر مطمئن ہو کر نہیں بیٹھتا بلکہ اُس کے چہرہ مُہرا اور گفتگو سے پریشانی چھلکتی ہے اور وہ اِس محرومی کو دُور کرنے کے لیے سرتوڑ کوشش کرتا ہے۔ مگر یہ بات کس قدر افسوسناک ہے کہ آج کے اکثر مسلمان عبادتِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ سے غافل ہیں اور بہت سارے عبادت میں غافل ہیں۔ اُنہوں نے عبادت کو ایک رسم بنا لیا ہے کہ عبادت کا نتیجہ یادِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ کی صورت میں حاصل نہ ہونے پر اُنہیں کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے نہ انہیں اِس محرومی کا کوئی احساس ہوتا ہے۔

ذرا خُود پر غور کیجیے کہ ہم پنجوقتہ نماز پڑھتے ہیں، ماہِ رمضان کے تمام روزے رکھتے ہیں، ہم میں سے کئی ایک زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں اور بہت ساروں نے حج و

عُمرہ بھی ادا کیا ہے اور کئی ہر سال قربانی بھی کرتے ہیں اور بھی بہت سی فَرض ونَفْل عبادات ادا کرتے ہیں ، بتائیے ! کیا اِن عبادات کی بدولت ہمیں تقویٰ و پرہیز گاری ، دل کی طہارت و پاکیزگی اور یادِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ کی نعمت وثروت حاصل ہوگئی ہے؟ اگر نہیں تو کیا ان نعمتوں سے محرومی پر ہمیں ادنیٰ پریشانی بھی لاحق ہوتی ہے؟ کیا اِس محرومی کو دُور کرنے کی ہم نے تھوڑی سی بھی کوشش کی ہے؟ اگر نہیں تو ہوش میں آیئے ، خوابِ غفلت سے بیدار ہو جایئے کہ ہم ظاہری طور پر چند نیک اعمال کر کے خُود کو نیک سمجھ بیٹھے ہیں ۔ خدارا! مَحض اپنی ظاہری حالت پر مطمئن ہونے کے بجائے اپنی باطنی حالت پر دھیان دیں کہ دل کی طہارت و پاکیزگی کا اہتمام کرنا ہم سب پر فرض ہے کہ ہم اُسے بُری صفات سے پاک وصاف کریں اور اچھی صفات سے مُزَیَّن کریں اور اُس میں یادِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ کے چراغ جَلائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری صورتیں دیکھتا ہے نہ مکان و دولت بلکہ وہ تو ہمارے دلوں پر نظر فرماتا ہے۔

مرکزِ نگاہِ ربِّ جَلیل

نبیٔ اکرم ، رحمتِ ہَرعالَم ، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَادِكُمْ وَ لَآ اِلٰى صُوَرِكُمْ

ترجَمہ: بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی طرف نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کی

وَ فِیۡ رِوَایَۃٍ وَّ لَاۤ اِلٰٓی اَمۡوَالِکُمۡ وَ لٰکِنۡ یَّنۡظُرُ اِلٰی قُلُوۡبِکُمۡ ؎

طرف (دیکھتا ہے) اور ایک رِوایت میں ہے اور نہ تمہارے مالوں کی طرف (دیکھتا ہے) لیکن وہ تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے۔

قلب و ذِہن میں اللہ کی یاد کیسی ہو؟

لٰہذا بندہ زبان سے ذکر کرے یا نہ کرے مگر اُس کے دل میں اللّٰہ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡن ، اَحۡکَمُ الۡحَاکِمِیۡن ، اَحۡسَنُ الۡوَارِثِیۡن جَلَّ جَلَالُہٗ کی یاد بسی ہو کہ اللہ تعالیٰ میرا خالق ہے، میرا مالِک ہے، میرا حاکم ہے، میرا رازِق ہے، میرا حافظ و نگہبان ہے، میرا والی و وارِث ہے، میرا ہادی و مُشکلکشا ہے، میرا حاجت رَوا ہے، میرا معبود ہے اور میں اُس کا عاجز و محتاج بندہ ہُوں، وہ قادِر و قدیر ہے، مُغۡنِی و مُقۡتَدِر ہے، ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَام ہے، شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے، وہ مجھے ہر آن دیکھ رہا ہے، ہر آن سُن رہا ہے، میرے قلبی خیالات و خطرات پر بخوبی آگاہ ہے۔ اُس کی نافرمانی اُس کے عذابِ شدید کو دعوت دینے کے مُترادف ہے اور اُس کی اطاعت و بندگی اُس کے فَضۡل و رَحمت پانے کا مُوجِب ہے۔ تو اللہ تبارَک وتعالیٰ کی ایسی یاد ایک مسلمان کا حقیقی سرمایہ، اُس کے لیے بہت بڑی نعمت، باعثِ شرافت وسعادت اور بندگی کی علامت ہے۔ اگر اِس یاد کے ساتھ زبان بھی ذکرُ اللہ میں مشغول ہو تو یہ فائدے سے کم نہیں اور جس بندے کو اللہ تعالیٰ کی ایسی یاد مل جائے وہ بڑا خوش بخت وخوش نصیب ہے۔

؎ صحیح مسلم کتاب البر و الصلۃ و الآداب باب ۱۰ ص ۹۹۵ حدیث ۲۵۶۴

الٰہی! میں دل کی جِلا مانگتا ہُوں
مریضِ گُنہ ہُوں شِفا مانگتا ہُوں

مِرے بخش دے تو سبھی جُرم وعِصیاں
میں یہ بھی کرم یا خدا! مانگتا ہُوں

بَفَیْضانِ عثمان تجھ سے خُدایا!
میں قلب و نظر کی حَیا مانگتا ہُوں

مجھے معرفت بھی عطا کردے اپنی
پئے مصطفےٰ یہ عطا مانگتا ہُوں

میں غفلت کا مارا ہُوا دل میں اپنے
ترِی یاد کا اِک دِیا مانگتا ہُوں




عطا کردے عاجز کو تقویٰ کی دولت
یہی تجھ سے مولیٰ ! دُعا مانگتا ہوں

اللہ کو یاد کرنے کا طریقہ

سیِّدنا حضرت سَہل بن عبداللہ تُستری رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں کہ اُنہیں بچپن میں اُن کے ماموں سیِّدنا حضرت محمد بن سوار رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ نے ایک روز فرمایا:

''کیا تُو اللہ کو یاد نہیں کرتا کہ جس نے تجھے پیدا کیا ہے؟''

میں نے عرض کی۔ ''میں اُسے کیسے یاد کروں؟''

تو اُنہوں نے فرمایا:

جب تُو اپنے کپڑے میں لپٹے (یعنی سونے لگے) تو زبان کو حرکت دِیے بغیر دل میں تین بار کہہ:

اَللّٰہُ مَعِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ شَاھِدِیْ

(یعنی اللہ میرے ساتھ ہے، اللہ مجھے دیکھ رہا ہے، اللہ میرا گواہ ہے)

حضرت سَہل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: تو میں نے تین راتوں تک ایسے کیا، پھر اپنے ماموں جان (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کو بتایا تو وہ فرمانے لگے۔ اب ہر رات میں سات بار کہا کرو: ﴿اَللّٰہُ مَعِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ شَاھِدِیْ﴾

وہ فرماتے ہیں کہ میں نے (سات راتیں) ایسے ہی کیا اور پھر اُنہیں اِس کی اطلاع دی تو وہ فرمانے لگے کہ اب ہر رات میں گیارہ بار کہا کرو:

﴿اَللّٰہُ مَعِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ شَاھِدِیْ﴾

تو وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے ہی کیا تو میرے دل میں حَلاوت (یعنی عجیب لَذّت) پیدا ہوگئی۔ جب اِس طرح (وظیفہ پڑھتے پڑھتے) سال گزر گیا تو میرے ماموں جان (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے فرمایا:

جو بات میں نے تجھے سکھائی ہے، اُس کی حفاظت کرنا اور اُس پر تُو قبرؔ میں داخل ہونے تک ہمیشگی اختیار کرنا، پس یہ تجھے دنیا وآخرت میں نفع دے گی۔

تو وہ فرماتے ہیں کہ میں کئی سال تک اِس پر عمل پیرا رہا تو میں نے اپنے باطن میں حَلاوت (یعنی روحانی مٹھاس) پائی۔

پھر ایک دن میرے ماموں جان (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے مجھ سے فرمایا:

یَا سَھْلُ مَنْ کَانَ اللّٰہُ مَعَہٗ وَ ھُوَ

ترجمہ: اے سَہل! جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو، اور وہ (ہر دَم) اُس کی طرف دیکھ رہا ہو اور اُس کے (ہر قول

نَاظِرٌ اِلَیۡہِ وَ شَاھِدُہٗ اَیَعۡصِیۡہِ ؟ اِیَّاکَ وَ الۡمَعۡصِیَۃَ [1] (فعل پر) گواہ ہو تو کیا وہ (شخص) اُس کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی کرے گا؟ (لہٰذا اُس کی) نافرمانی سے بچنا۔

غور کیجیے! جس خوش نصیب بندے کو اللہ تعالیٰ کی حقیقی یاد نصیب ہو جائے اور اُس کے قلب و ذِہن میں یہ بات رَچ بَس جائے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے، اللہ تعالیٰ مجھے سُن رہا ہے، اللہ تعالیٰ میرے قول و فعل پر گواہ ہے تو کیا اُس کی زبان جھوٹ بولے گی، غیبت کرے گی، چغلی کھائے گی، گالیاں نکالے گی، بیہودہ باتیں کرے گی؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ کیا اُس کی آنکھیں فلمیں ڈرامے دیکھیں گی اور غیر مَرد یا غیر عورت کو تاکنے جھانکنے کی لَذّت اُٹھائیں گی؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ کیا اُس کے کان گانے باجے اور بیہودہ و لَغْو باتیں سنیں گے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ کیا اُس کے ہاتھ سُود و رشوت کا لین دین کریں گے، کم تولنے، کم ناپنے اور لوگوں پر ظُلم وسِتَم ڈھانے کے مُرتکِب ہوں گے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ کیا اُس کے پاؤں غفلت و گناہ کے راستہ پر چلیں گے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ کیا ایسا شخص نشہ کرے گا، شراب پئے گا، جُوا کھیلے گا، بدکاری کرے گا، بے حیائی کے کاموں میں مُبْتَلا ہو گا، چوری کرے گا، ڈاکہ ڈالے گا، ماں باپ کو ستائے گا، بہن بھائیوں کے حُقوق دبائے گا، لوگوں پر ظلم و ستم ڈھائے گا، نمازیں قضا کرے گا؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ کیا ایسا شخص غُرور و تکبر، حِرْص و طَمع، بُخْل و حَسَد، بُغْض و کِینہ،

[1] الرسالۃ القشیریۃ باب ذکر مشایخ ھذہ الطریقۃ ص ۳۷

حُبِّ دُنیا، رِیاکاری وخُودپسندی اور ناشکری جیسے کبیرہ گناہوں میں مُبْتَلا ہوگا؟ ہرگز نہیں
اِس سے معلوم ہُوا کہ بندہ اُسی وقت معصیت کا شکار ہوتا ہے جب
وہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوجاتا ہے اور بندے کو رب تعالیٰ کی اطاعت وبندگی کی نعمت اور
تقویٰ وپرہیز گاری کی ثروت اُسی وقت نصیب ہوتی ہے جب اُس کا دل اللہ تعالیٰ کی حقیقی
یاد سے سرشار ہوتا ہے۔ اور یہی حقیقی یادِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ جہاں اُسے غفلت و معصیت سے
بچاتی ہے وہاں مصائب و آلام کے وقْت اُس کے دل کو چین واطمینان بخشتی ہے اور صبرُ و
اِسْتِقامت کی دولت سے نوازتی ہے

لٰہذا ذکر و اذکار کو محض ایک رسم یا عادت بنانے کے بجائے اللہ
تعالیٰ کی یاد کا ذریعہ بنائیں اور اللہ تعالیٰ کی یاد کو اپنے قلب میں راسخ کرنے کی کوشش و
محنت کریں ۔اور اِس کے لیے بارگاہِ رَبُّ الْعِزّت میں خوب دعائیں کریں اور اللہ
والوں کی صحبت اختیار کریں تاکہ ہمیں بھی یادِ رَبِّ رَحِیْم و رَحمٰن جَلَّ جَلَالُہٗ کی نعمت
وسعادت نصیب ہو جائے ۔اور اِس نعمت و سعادت کو پانے کے لیے اِس سبق کو ضرور
یاد رکھیں کہ جو سیّدنا حضرت محمد بن سوار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اپنے بھانجے سیّدنا حضرت سَہْل
بن عبد اللہ تُسْتَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو دیا تھا تاکہ ہر وقْت یہ بات ہمارے پیشِ نظر رہے:

اَللّٰہُ مَعِیْ — ترجَمہ: اللہ میرے ساتھ ہے۔

اَللّٰہُ حَاضِرِیْ — ترجَمہ: اللہ میرے سامنے موجود ہے۔

اَللّٰہُ نَاظِرِیْ	ترجمہ: اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔
اَللّٰہُ شَاھِدِیْ	ترجمہ: اللہ میرا مشاہدہ کرنے والا ہے۔

بفضلِ خدا تعالیٰ اگر ہم نے مذکورہ تصور کو پختہ کرلیا۔ تو ہمارا قلب اللہ تعالیٰ کے جلوؤں سے آباد ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کا عرش بن جائے گا اور ہمارا شمار مومنینِ صالحین میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے طفیل ہمیں اپنی سچی یاد نصیب فرمائے اور اسی پر ہمارا خاتمہ بالایمان بِالخیر فرمائے اور ہمیں اپنی رِضا وخُوشنودی کی دولت سے مالامال فرمائے۔ ﴿ اٰمین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

مَرَاجِع و مَصَادِر

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف / مؤلف	سن وصال ھ	مطبوعہ
1	قرآن مجید	کلام الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ		ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
2	کنزالایمان	امام احمد رضا خان بریلوی	۱۳۴۰	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
3	البحرالمحیط	علامہ ابوحیان محمد بن یوسف اندلسی	۷۴۵	المکتبۃ الشاملۃ
4	تفسیرابن کثیر	علامہ اسمٰعیل بن عمر بن کثیر	۷۷۴	دارالفکر بیروت
5	روح البیان	حضرت علامہ شیخ اسماعیل حقی	۱۱۳۷	دارالاحیاء التراث العربی بیروت لبنان
6	تفسیرنعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی	۱۳۹۱	نعیمی کتب خانہ لاہور
7	تبیان القرآن	علامہ غلام رسول سعیدی	۱۴۳۷	فرید بک اسٹال لاہور
8	صحیح مسلم	امام مسلم بن الحجاج	۲۶۱	دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
9	الرسالۃ القشیریۃ	امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ھوازن	۴۶۵	دارالکتاب العربی بیروت
10	کیمیائے سعادت	امام محمد غزالی	۵۰۵	مکتبۃ الحقیقۃ ترکی
11	اسرار حقیقی اردو	خواجہ معین الدین چشتی	۶۲۷	شبیر برادرز اردو بازار لاہور

جائزہ سُوالات

سوال 1 علماءکرام نے کس عمل کوشہادت فی سبیل اللہ اور جہاد سے بھی افضل فرمایا ہے؟

سوال 2 زبانی ذکر افضل ہے یا قلبی ذکر؟ سوال 3 ذکرِقلبی کے چند فائدے بیان کریں؟

سوال 4 کیا ذکراللہ فقط تسبیح پھیرنے کا نام ہے یا یادِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ پانے کا ذریعہ ہے؟

سوال 5 زبان اور دل میں سے کس کا ذاکر ہر وقت ذکرُاللہ میں مشغول رہتا ہے؟

سوال 6 وہ کونسا اِستغفار ہے کہ جس سے اِستغفار کرنا ضروری ہے؟

سوال 7 غافل دل کا ذِکر کس چیز کی مانند ہے؟

سوال 8 اگر کوئی شخص صرف زبان سے ذکر کرتا ہو اور اس کا دل یادِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ سے غافل ہو تو کیا اسے زبانی ذکر کو ترک کردینا چاہیے؟ سوال 9 بندے کو صرف زبانی ذکر کرنے کا کیا فائدہ ملتا ہے؟

سوال 10 مفسرِ قرآن سیدنا شیخ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے تفسیر روح البیان میں ذکر کے جو تین مرتبے بیان فرمائے ہیں وہ بتائیں؟ سوال 11 کیا زبانی ذکر انسان کو قلبی ذکر تک لے جاتا ہے؟

سوال 12 اگر کوئی شخص فقط زبان سے ذکر کرتا ہو اور شیطان اس کے دل میں یہ وسوسہ ڈالے کہ جب تیرا دل ذکرِ خدا میں مشغول نہیں تو زبان سے ذکر کا کیا فائدہ، ایسا ذکر تو بے ادبی ہے، لہٰذا جب تک تیرا دل ذاکر نہیں ہوتا تُو زبانی ذکر چھوڑ دے تو وہ شخص کیا کرے؟

سوال 13 جُملہ عبادات کی روح اور مقصود کیا ہے؟ سوال 14 یادِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ سے کیا مراد ہے؟

سوال 15 اگر کوئی شخص عبادات تو کرے مگر اس کا دل یادِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ سے غافل رہے اور اسے اس غفلت و محرومی پر کوئی تشویش و پریشانی لاحق نہ ہو اور نہ وہ اس غفلت و محرومی کو دُور کرنے کی کچھ بھی کوشش کرے تو اس کا ایسا کرنا کیسا ہے؟ سوال 16 انسان کس وقت گناہ میں مبتلا ہوتا ہے؟

سوال 17 دل کی طہارت و پاکیزگی کا اہتمام کرنا ہم پر فرض ہے یا مستحب؟

سوال 18 از روئے حدیث اللہ تعالیٰ ہماری صورتوں، جسموں، مالوں اور دلوں میں سے کسے دیکھتا ہے؟

سوال 19 اَللّٰہُ مَعِیْ کا معنیٰ بتائیں؟ سوال 20 اَللّٰہُ حَاضِرِیْ کا معنیٰ بیان کریں؟

سوال 21 اَللّٰہُ نَاظِرِیْ کا معنیٰ بیان کریں؟ سوال 22 اَللّٰہُ شَاهِدِیْ کا معنیٰ بیان کریں؟